

احادیث رسول ﷺ

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلَاتُهُ
فَإِنْ صَلَحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ
وَأِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ

بندے سے قیامت کے روز سب سے پہلے جس چیز کا حساب لیا جائے گا وہ نماز ہوگی، اگر وہ درست رہی تو وہ فلاح پا گیا اور کامیاب ہو گیا، اور اگر وہی برباد ہو گئی تو وہ رسوا ہوا اور نقصان اٹھایا۔

(ترمذی، نسائی، ابن ماجہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۲۰۲۰)

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي

اسی طرح نماز پڑھو جیسا کہ مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔

(بخاری: کتاب الاذان: مسافر کے اذان اور اقامت کہنے کا بیان جب کہ وہ جماعت میں ہوں اسی طرح جب عرفہ یا منی میں ہوں) (صحیح الجامع: ۶۲۸)

مجتہد کو اجر دیا جاتا ہے اگرچہ وہ غلطی کر جائے

نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ
وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ

جب حاکم فیصلہ کرے اور فیصلہ کرنے میں اجتہاد سے کام لے اور صحیح اجتہاد پالے تو اس کو دو اجر ملے گا، اور اگر اجتہاد کرتے ہوئے اس نے کوئی فیصلہ کیا اور اجتہاد غلط ہو گیا تو اس کو ایک اجر ملے گا۔

(بخاری: الاعتصام بالکتاب والسنة: ۳۵۲، مسلم: ۳۲۲۰، احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ: عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ) (احمد، متفق علیہ، سنن ابی داؤد، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۲۹۳)

حق واضح ہو جانے کے بعد مجتہد کی غلطی کا ترک کرنا

عبداللہ بن ابی جعفر کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

السُّنَّةُ مَا سَنَّهَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ

لَا تَجْعَلُوا خَطَا الرَّأْيِ سُنَّةً لِلْأُمَّةِ

(اعلام الموقعین: ج ۱ ص ۵۷)

سنت وہ ہے جسے اللہ اور اس کے رسول نے سنت قرار دیا ہے تم رائے کی غلطی کو امت کے لئے سنت نہ بناؤ۔

ان سے وہی سوال ہوگا جو ان لوگوں نے کیا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ

لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ

وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ

یہ جماعت تو گزر چکی، جو انہوں نے کیا وہ ان کے لئے ہے اور جو تم کرو گے تمہارے لئے ہے ان کے اعمال کے بارے میں تم نہیں پوچھتے جاؤ گے۔ (بقرہ ۱۳۴)

اختلاف اور بھائی چارگی

یونس الصدنی کہتے ہیں

مَا رَأَيْتُ أَغْفَلَ مِنَ الشَّافِعِيِّ
نَظَرْتُهُ يَوْمًا فِي مَسْأَلَةٍ ثُمَّ افْتَرَقْنَا
وَلَقِينِي فَأَخَذَ بِيَدِي ثُمَّ قَالَ:

يَا أَبَا مُوسَى أَلَا يَسْتَقِيمُ أَنْ نَكُونَ إِخْوَانًا وَإِنْ لَمْ نَتَّفِقْ فِي مَسْأَلَةٍ

میں نے امام شافعی رحمہ اللہ سے زیادہ عقلمند کسی کو نہیں دیکھا، میں نے ان سے ایک دن کسی مسئلہ میں مناظرہ کیا پھر ہم جدا ہو گئے پھر وہ مجھ سے ملے تو انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا پھر کہا: اے ابو موسیٰ! کیا یہ بہتر نہیں کہ ہم بھائی بن جائیں گرچہ ہم کسی ایک مسئلہ میں متفق نہ ہوں۔
(میرا اعلام النبلاء ۱۶/۱۰)

۱- سینہ پر ہاتھ رکھنے کا بیان

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى عَلَى صَدْرِهِ

وائل بن حجر بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ نے اپنے دائیں ہاتھ کو اپنے بائیں ہاتھ پر رکھ کر اپنے سینے پر رکھا۔
(صحیح ابن خزیمہ: ۴۷۹) (صحیح)

مول بن اسماعیل

ابو حاتم کہتے ہیں

صدوق، شدید فی السنة، کثیر الخطأ

الف- صدوق ہیں، سنت کے معاملہ میں سخت تھے، بہت زیادہ غلطی کرتے ہیں۔
(التحذیب)

ب- امام بخاری نے ”منکر الحدیث“ کہا ہے

۲۱۰۷- مول بن اسماعیل

ابو عبد الرحمن کنیت، اور آل عمر بن خطاب القرشی کے آزاد کردہ غلام تھے، انہوں نے امام ثوری، اور حماد بن سلمہ سے سنا ہے، ۲۰۵ یا ۲۰۶ھ میں بصری میں وفات ہوئی۔ مکہ میں رہتے تھے۔

۲۱۰۸- مول بن سعید

یہ ”بن یوسف ابوفراس الرجبی الشامی“ ہیں انہوں نے اپنے والد سے حدیثیں سنی ہیں۔ ان سے سلیمان بن سلمہ نے سنا۔ منکر الحدیث تھے۔
(التاریخ الکبیر)

ت- مول کا ذکر انہوں نے متابعات میں کیا ہے

متابعت والی حدیث

إِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَكَلَاهُمَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ

جب دو مسلمان اپنی اپنی تلوار لے کر آمنے سامنے ہوتے ہیں تو وہ دونوں جہنم میں ہیں۔

(بخاری: کتاب الفتن: اس بات کا بیان کہ جب دو مسلمان آپس میں تلوار لے کر ملیں)

طاؤوس کی حدیث

حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ يَعْنِي ابْنَ حُمَيْدٍ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى
عَنْ طَاوُسٍ قَالَ

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ يَضَعُ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى
ثُمَّ يَشْدُو بَيْنَهُمَا عَلَى صَدْرِهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ

ہم سے حدیث بیان کیا ابوتوبہ نے یعنی ابن حمید نے انہوں نے ثور سے روایت کیا اور انہوں نے سلیمان بن موسیٰ سے وہ طاؤس سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ اللہ کے رسول ﷺ اپنے داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھتے پھر ان دونوں کو اپنے سینے پر باندھ لیتے اور وہ نماز میں ہوتے۔ (ابوداؤد: کتاب الصلاۃ: ابواب تفریع استتاج الصلاۃ: نماز میں داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنے کا بیان) (صحیح ابی داؤد: ۶۸۷، صحیح)

امام عینی کہتے ہیں

المرسل حجة عندنا

ہمارے نزدیک مرسل حجت ہے۔ (عمدة القاری: کتاب العلم: علم کو کھینے کا بیان)

ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں

صدوق فقیہ فی حدیثہ بعض لین

و خولط قبل موته بقلیل

صدوق ہیں، فقیہ تھے ان کی حدیث میں کچھ کمزوری ہوتی ہے اور اپنی موت سے کچھ پہلے ان کے ذہن میں کچھ خلل واقع ہو گیا تھا۔ (تقریب التہذیب)

ہلب الطائی کی حدیث

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي سِمَاكٌ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

رَأَيْتُ النَّبِيَّ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ

وَرَأَيْتُهُ قَالَ يَضَعُ هَذِهِ عَلَى صَدْرِهِ-

وَصَفَّ يَحْيَى الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى فَوْقَ الْمِفْصَلِ

ہم سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے سفیان سے وہ کہتے ہیں مجھ سے سماک نے حدیث بیان کیا وہ قبیسہ بن ہلب سے روایت کرتے ہیں اور وہ اپنے والد سے، ہلب الطائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ اپنے دائیں اور اپنے بائیں پھرتے تھے (یعنی سلام پھیرتے تھے) اور میں نے آپ کو دیکھا اور کہا کہ اپنے سینے پر اسے رکھا اور یحییٰ نے صفت بیان کی کہ داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ کے جوڑ پر رکھا۔

(احمد: ۲۲۰۱۷، صحیح ابی داؤد، الام زیر حدیث ۷۳۷) (اس کی سند حسن کہلانے کے لائق ہے)

۱۔ (یہ سفیان ثوری ہیں: جیسا کہ طبرانی کی روایت میں ہے کہ عبدالرزاق، ثوری سے وہ سماک بن حرب سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں ہم سے قبیسہ بن ہلب نے روایت کیا وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ ایک مرتبہ دائیں پھرتے اور ایک مرتبہ بائیں۔ (طبرانی نے الکبیر میں: ۱۸۲۷۱)

سماک بن حرب

یعقوب بن شیبہ (سیر اعلام النبلاء ج ۲ ص ۴۷۶، رقم ۱۷۴) کہتے ہیں:

رَوَاتُهُ عَنْ عِكْرِمَةَ خَاصَّةً مُضْطَرِبَةً
وَهُوَ فِي غَيْرِ عِكْرِمَةَ صَالِحٍ وَلَيْسَ مِنَ الْمُتَشَبِّهِينَ
وَمَنْ سَمِعَ مِنْهُ قَدِيمًا مِثْلَ شُعْبَةَ وَسُقْيَانَ
فَحَدِيثُهُمْ عَنْهُ صَحِيحٌ مُسْتَقِيمٌ .

خاص طور سے ان کی عکرمہ سے بیان کی گئی روایت مضطرب ہوتی ہے اور وہ عکرمہ سے روایت کرنے میں اچھے ہیں، پختگی سے روایت کرنے والوں میں سے نہیں اور جن لوگوں نے ان سے پہلے سنا ہے جیسے شعبہ اور سفیان تو ان کی حدیث ان سے صحیح اور درست ہے۔

(التحدیب، بیرو اعلام النبلاء ج ۹ ص ۲۹۰ نمبر ۱۰۹)

۱۔ (یعقوب بن شبیبہ (۱۸۲-۲۶۲ھ) یہ ابن صلت بن عصفور ہیں، بڑے حافظ ہیں علامہ، ثقہ ہیں، ابویوسف السدی البصری ہیں پھر بغداد میں چلے گئے ”المسند“ الکبیر (بڑی) انہوں نے ہی لکھی ہے، حدیثوں کی علت پہنچانے میں ان کے جیسا کوئی نہیں)

سینے پر ہاتھ رکھنے کے بارے میں کس کس کا فتویٰ ہے عبدالحی الکنوی کہتے ہیں

و ثبت عند ابن خزيمة وغيره من حديث وائل

الوضع على الصدر

وبه قال الشافعي وغيره

ابن خزيمة اور ان کے علاوہ لوگوں کے پاس حدیث سے ثابت ہے کہ سینہ پر ہاتھ رکھا جائے اور یہی قول امام شافعی وغیرہ کا ہے۔
(التعلیق لمحمد لوطی الامام محمد: ابواب الصلاۃ: نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنے کا بیان: ۲۹۰)

شبہات

ناف کے نیچے ہاتھ رکھنا

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَجْزُوبٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ
مِنَ السُّنَّةِ وَضَعَ الْكُفَّ عَلَى الْكَفِّ فِي الصَّلَاةِ تَحْتَ السُّرَّةِ

ہم سے محبوب نے بیان کیا وہ کہتے ہیں ہم سے حفص بن غیاث نے بیان کیا وہ عبد الرحمن بن اسحاق سے وہ زید بن زید سے اور وہ ابو جحیفہ سے بیان کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”سنت یہ ہے کہ نماز میں ہتھیلی کو ہتھیلی پر رکھ کر ناف کے نیچے رکھا جائے۔“

(ابوداؤد، احمد، دارقطنی، بیہقی، مصنف ابن ابی شیبہ)

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ الْكُوفِيِّ عَنْ سَيَّارِ أَبِي الْحَكَمِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ
قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ

أَخَذُ الْكُفَّ عَلَى الْكُفِّ فِي الصَّلَاةِ تَحْتَ السُّرَّةِ

ہم سے مسدد نے بیان کیا وہ کہتے ہیں ہم سے عبد الواحد بن زید نے بیان کیا وہ عبد الرحمن بن اسحاق الکوفی سے روایت کرتے ہیں وہ سیار بن ابی الحکم سے وہ ابو وائل سے وہ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”نماز میں ہتھیلی کو ہتھیلی سے پکڑا جائے اور ناف کے نیچے باندھے۔“

(ابوداؤد، دارقطنی) (ابوداؤد: کتاب الصلاۃ: ابواب تفریع استئذان الصلاۃ: نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنے کا بیان)

ابوداؤد کہتے ہیں

سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يُضَعِّفُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَقَ الْكُوفِيَّ
”میں نے احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو سنا کہ وہ عبد الرحمن بن اسحاق الکوفی کو ضعیف کہہ رہے تھے۔
(ابوداؤد، دارقطنی) (ابوداؤد: کتاب الصلاۃ: ابواب تفریع استئذان الصلاۃ: نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنے کا بیان)

عبدالحی الکھنوی ”ہدایہ“ کی حاشیہ میں کہتے ہیں

قوله (ان من السنة) الخ ضعيف متفق على ضعفه كذا قال النووي
”ان من السنة“ والی حدیث کے ضعیف ہونے پر تمام لوگوں کا اتفاق ہے۔ یہی بات امام نووی نے کہی ہے۔
(حاشیہ الہدایہ: ج ۱ ص ۱۰۲)

۲- ہاتھ اٹھانا (رفع الیدین)

ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث

عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ
كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ
وَإِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ
وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكَعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ
وَرَفَعَ ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ

نافع بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ جب بھی نماز میں داخل ہوتے تو اللہ اکبر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب رکوع کرتے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے، اسے ابن عمر نے نبی ﷺ کی طرف منسوب کیا ہے۔
(بخاری: الاذان: ۷۳۹)

علی رضی اللہ عنہ کی حدیث

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ
إِذَا كَبَّرَ لِلصَّلَاةِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ
وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ
وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكَعَتَيْنِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں کندھوں کے برابر اٹھاتے جب نماز کے لئے تکبیر کہتے اور جب رکوع کرنے کا ارادہ کرتے اور جب اپنے سر کو رکوع سے اٹھاتے اور جب دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے ایسے ہی کرتے۔ (جزء رفع الیدین: ۱)

رفع الیدین کو کس کس نے درست کہا ہے

امام ترمذی کہتے ہیں

وَبِهَذَا يَقُولُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ
مِنْهُمْ ابْنُ عُمَرَ وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبُو هُرَيْرَةَ وَأَنَسُ
وَابْنُ عَبَّاسٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ وَغَيْرُهُمْ
وَمِنَ التَّابِعِينَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَعَطَاءٌ وَطَاوُسُ
وَمُجَاهِدٌ وَنَافِعٌ وَسَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَغَيْرُهُمْ
وَبِهِ يَقُولُ مَالِكٌ وَمَعْمَرُ وَالْأَوْزَاعِيُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ
وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ

اور یہی قول اللہ کے رسول ﷺ کے صحابہ میں ہے بعض اہل علم کا ہے جن میں ابن عمر، جابر بن عبد اللہ، ابو ہریرہ، انس، ابن عباس، عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم وغیرہ ہیں اور تابعین میں حسن بصری، عطاء، طاووس، مجاہد، نافع، سالم بن عبد اللہ اور سعید بن جبیر رحمہم اللہ وغیرہم کا ہے اور یہی بات مالک، معمر، اوزاعی، ابن عیینہ، عبد اللہ بن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ نے کہی ہے۔
(ترمذی: الصلاة: رکوع کے وقت دونوں ہاتھ اٹھانے کا بیان)

شبہات

گھوڑوں کی دموں کی حدیث

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ

فَقَالَ : مَا لِي أَرَاكُمْ رَافِعِي أَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَُا أَذْنَابُ خَيْلٍ شَمْسٍ

اسْكُنُوا فِي الصَّلَاةِ

ہم پر اللہ کے رسول ﷺ نکلے اور کہا: مجھے کیا ہو گیا ہے کہ تمہیں ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھ رہا ہوں گویا وہ شریگھوڑے کی دم ہیں، تم نماز میں سکون اختیار کرو۔
(مسلم: الصلاة: نماز میں سکون اختیار کرنے کا حکم)

۱- یہ سلام کے وقت کا واقعہ ہے

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ

فَكُنَّا إِذَا سَلَّمْنَا قُلْنَا بِأَيْدِينَا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ

فَنَظَرَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ

فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ تُشِيرُونَ بِأَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَُا أَذْنَابُ خَيْلٍ شَمْسٍ

إِذَا سَلَّمَ أَحَدُكُمْ فَلْيَلْتَفِتْ إِلَى صَاحِبِهِ وَلَا يُؤْمِئْ بِيَدِهِ

میں نے اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو جب ہم سلام پھیرتے تو اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہتے السلام علیکم السلام تو اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں دیکھا اور کہا تمہیں کیا ہو گیا ہے تم اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہو گویا کہ وہ شریر گھوڑے کی دم ہیں لہذا جب تم میں سے کوئی سلام پھیرے تو اپنے ساتھی کی طرف متوجہ ہو اور اپنے ہاتھ سے اشارہ نہ کرے۔

(مسلم: الصلاۃ: نماز میں سکون اختیار کرنے کا بیان)

امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں

وَلَا يَحْتَجُّ بِمِثْلِ هَذَا مَنْ لَهُ حَظٌّ مِنَ الْعِلْمِ

جس کے پاس اچھا علم ہو وہ اس حدیث سے اس طرح کا استدلال نہیں کرے گا۔

(جزء رفع الیدین: ۳۵)

ب۔ نماز میں سلام

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلَفَ النَّبِيُّ

قُلْنَا بِأَيْدِينَا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَمِينًا وَشِمَالًا

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ :

مَا لِي أَرَى أَيْدِيَكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ

لَيْسَكُنْ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ

جب ہم نبی ﷺ کے ساتھ نماز ادا کرتے ہم دائیں بائیں اپنے ہاتھ سے سلام کرتے۔ تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے ہاتھوں کو شریر گھوڑوں کی دم کی مانند کیوں دیکھتا ہوں؟ تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ وہ نماز میں سکون اختیار کرے۔

(صحیح ابن خزیمہ: کتاب الصلاۃ: نماز میں سلام کے وقت دائیں بائیں ہاتھ سے اشارہ کرنے پر جزو توبیخ) (اعظمی کہتے ہیں: اس کی سند صحیح ہے اور مسلم کی شرط پر ہے)

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث

حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ

عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ

أَلَا أُصَلِّي بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ

فَصَلَّى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ

ہم سے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے ہیں ہم سے وکیع نے بیان کیا انہوں نے سفیان سے انہوں نے عاصم بن کلیب سے اور وہ عبد الرحمن بن الاسود سے وہ علقمہ سے بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا میں تمہیں اللہ کے رسول ﷺ کی طرح نماز نہ پڑھاؤں تو انہوں نے نماز پڑھی اور اپنے ہاتھ کو صرف ایک ہی مرتبہ

(ترمذی: ابواب الصلاۃ: رکوع کے وقت ہاتھ اٹھانے کا بیان)

اٹھایا۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث ضعیف ہے

حافظ ابن حجر تخیص میں کہتے ہیں

وَهَذَا الْحَدِيثُ حَسَنُهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حَزْمٍ

وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ : لَمْ يَثْبُتْ عِنْدِي .
 وَقَالَ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ عَنْ أَبِيهِ هَذَا حَدِيثٌ خَطَأً .
 وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَشَيْخُهُ يَحْيَى بْنُ آدَمَ : هُوَ ضَعِيفٌ .
 نَقَلَهُ الْبُخَارِيُّ عَنْهُمَا وَتَابَعَهُمَا عَلَى ذَلِكَ .
 وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ : لَيْسَ هُوَ بِصَحِيحٍ .
 وَقَالَ الدَّارَقُطْنِيُّ : لَمْ يَثْبُتْ ،
 وَقَالَ ابْنُ حِبَّانَ فِي الصَّلَاةِ هَذَا أَحْسَنُ خَبَرٍ رَوَى لِأَهْلِ الْكُوفَةِ فِي نَفْيِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ الرُّكُوعِ وَعِنْدَ الرَّفْعِ مِنْهُ ،
 وَهُوَ فِي الْحَقِيقَةِ أَضْعَفُ شَيْءٍ يُعَوَّلُ عَلَيْهِ ؛
 لِأَنَّهُ لَهُ عِلَلًا تُبْطِلُهُ اِنْتَهَى .

یہ حدیث اسے ترمذی نے حسن قرار دیا ہے اور ابن حزم نے اسے صحیح کہا ہے اور ابن مبارک نے کہا: یہ میرے نزدیک ثابت نہیں۔ ابن ابی حاتم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ یہ حدیث خطا ہے۔ احمد بن حنبل اور ان کے شیخ یحییٰ بن آدم کہتے ہیں کہ وہ ضعیف ہے۔ اسے امام بخاری نے ان دونوں سے روایت کیا ہے اور اس (قول) میں ان دونوں کی متابعت کی ہے، ابوداؤد کہتے ہیں: وہ صحیح نہیں ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ثابت نہیں۔ ابن حبان نے نماز کے بیان میں کہا: یہ اہل کوفہ کے لئے رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین نہ کرنے کے دلائل میں سب سے بہترین حدیث ہے اور حقیقت یہ ہے کہ یہ سب سے ضعیف چیز ہے جس پر اعتماد کیا جاتا ہے۔ اس لئے کہ اس میں کئی علتیں ہیں جو اسے باطل کر دیتی ہیں۔ (انتہی) (تلخیص الجہیر: الصلاۃ صفحہ الصلاۃ)

۳۔ امام کے پیچھے سورۃ پڑھنا

سورہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوگی

عبادہ ابن صامت رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا

لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

بغیر سورۃ الفاتحہ پڑھے نماز نہیں ہوتی ہے۔

(صحیح البخاری حدیث نمبر ۷۳۳، کتاب الصلاۃ، ابواب صفۃ الصلاۃ۔ باب وجوب القراءۃ لامام والمأموم فی الصلاۃ، صحیح مسلم حدیث نمبر، باب وجوب قراءۃ الفاتحۃ فی کل رکعۃ ۳۹۴)

امام کے پیچھے جہری نمازوں میں قراءۃ کرنا

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ

عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ

كُنَّا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ

فَقَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ فَثَقُلْتُ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ

فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ لَعَلَّكُمْ تَقْرَأُونَ خَلْفَ إِمَامِكُمْ

قُلْنَا نَعَمْ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ لَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ
فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا

عبداللہ بن محمد انفلی کہتے ہیں ہم سے حدیث بیان کیا محمد بن مسلمہ نے وہ محمد بن اسحاق سے روایت کرتے ہیں وہ مکحول سے وہ محمود بن ربیع سے اور وہ عبادہ ابن صامت سے کہ عبادہ ابن صامت کہتے ہیں ہم نماز فجر میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے تھے، آپ نے قراءت شروع کی تو قراءت آپ پر دشوار ہو گئی، جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا ”شاید تم لوگ اپنے امام کے پیچھے کچھ پڑھتے ہو؟“ ہم نے کہا ہاں اے اللہ کے رسول ﷺ ہم جلدی جلدی پڑھ لیتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا سورۃ فاتحہ کے علاوہ کچھ مت پڑھا کرو کیونکہ جو اسے نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی“
(سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ باب من ترک القراءۃ فی صلاۃ بفاتحۃ الکتاب، حدیث نمبر ۸۲۳، مشکاۃ المصابیح - حدیث نمبر ۸۵۴ - شیخ البانی کہتے ہیں اس کی سند جید ہے اس میں کوئی خرابی نہیں ہے)

ابن اسحاق کے سماع کی صراحت

...عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مَكْحُولٌ بِهَذَا...

..... ابن اسحاق سے روایت ہے کہ اس حدیث کو میں نے مکحول سے بیان کرتے ہوئے سنا
(قط - الصلاۃ ۳۴، باب وجوب قراءۃ ام الکتاب فی الصلاۃ وخلف الامام)

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ امام کے ساتھ جہری نماز میں قراءت کرتے تھے

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيَوَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ رَبِيعٍ

قَالَ : صَلَّيْتُ صَلَاةً وَإِلَى جَنْبِي عِبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ

قَالَ : فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

قَالَ : فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا الْوَلِيدِ

أَلَمْ أَسْمَعْكَ تَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

قَالَ: أَجَلْ، أَنَّهُ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِهَا.

ہم سے حدیث بیان کیا وکیع نے وہ ابن عون سے روایت کرتے ہیں وہ رجاء بن حیوۃ سے روایت کرتے ہیں وہ محمود بن ربیع بیان کرتے ہیں ہم نے ایک نماز باجماعت پڑھی میرے بغل میں عبادہ ابن صامت امام کے پیچھے قراءۃ فاتحہ کر رہے تھے، نماز سے فارغ ہونے پر میں نے عبادہ بن صامت جن کی کنیت ابو الولید ہے ان سے میں نے کہا کہ میں نے سنا کہ آپ امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھ رہے تھے اس کے جواب میں حضرت عبادہ بن صامت نے کہا میں ایسا کیوں نہ کروں جب کہ سورۃ فاتحہ پڑھے بغیر نماز ہی نہیں ہوتی،

(مصنف ابی شیبہ: کتاب الصلاۃ من رخص فی القراءۃ خلف الامام - حدیث نمبر ۳۷۷)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے کا حکم دیتے تھے

عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَرِيكٍ

أَنَّهُ سَأَلَ عُمَرَ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ

فَقَالَ اقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ .

قُلْتُ وَإِنْ كُنْتُ أَنْتَ؟ قَالَ وَإِنْ كُنْتُ أَنَا .

قُلْتُ وَإِنْ جَهَرْتَ؟ قَالَ وَإِنْ جَهَرْتُ .

یزید بن شریک سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے عمر ابن الخطابؓ سے پوچھا امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنے کے بارے میں، تو حضرت عمرؓ نے کہا سورہ فاتحہ پڑھ۔ یزید بن شریک نے کہا کہ اگر آپ امام کے پیچھے ہوں تو؟ حضرت عمرؓ نے کہا اگر چہ میں ہی کیوں نہ ہوں، پھر انہوں نے کہا اگر آپ جہری نماز میں ہوں تو؟ حضرت عمرؓ نے کہا اگر چہ میں جہری نماز ہی میں کیوں نہ رہوں تو بھی پڑھوں گا،

(دارقطنی، کتاب الصلاۃ باب وجوب قراءۃ ام الكتاب فی الصلاۃ وخلف الامام حدیث نمبر ۲، مستدرک حاکم، بیہقی) امام دارقطنی نے کہا ہے اس کے تمام راوی ثقہ ہیں

امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنے کے قائلین

امام ترمذی کہتے ہیں

وَقَدْ اَخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ

فَرَأَى أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ

وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمُ الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْإِمَامِ

وَبِهِ يَقُولُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ

وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَقُ

کہ علماء کا امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہوئے قراءۃ کے بارے میں اختلاف ہے چنانچہ اکثر صحابہ و تابعین اور بعد کے علماء کا کہنا ہے کہ مقتدی کو سورہ فاتحہ امام کے پیچھے پڑھنا چاہئے، اسی کے قائل امام مالکؒ ابن مبارکؒ، شافعیؒ اور اسحاقؒ ہیں

(سنن الترمذی،: حدیث نمبر ۲۲۸۔ ابواب الصلاۃ عن رسول اللہ ﷺ۔ باب ماجاء فی ترک القراءۃ خلف الامام اذا جهر الامام بالقراءۃ)

شبہات

پڑھنے والے کیلئے خاموش رہنا

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ

وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ

اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سناؤ اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے،

(سورۃ الاعراف آیت نمبر ۲۰۴)

یزید بن ارقم سے روایت ہے

كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلَاةِ يُكَلِّمُ الرَّجُلُ صَاحِبَهُ وَهُوَ إِلَى جَنْبِهِ فِي الصَّلَاةِ حَتَّى نَزَلَتْ { وَقَوْمُوا لِلَّهِ فَانْتَبِ }

فَأَمَرْنَا بِالسُّكُوتِ وَنَهَيْنَا عَنِ الْكَلَامِ

وہ کہتے ہیں ہم نماز میں اس آدمی سے بات کرتے تھے جو نماز میں بغل میں ہوتا تھا یہاں تک یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (وَقَوْمُوا لِلَّهِ فَانْتَبِ) اللہ کیلئے خاموشی سے

کھڑے ہو جاؤ، تو ہم کو خاموش رہنے کا حکم دیا گیا اور کلام کرنے سے منع کیا گیا،

(صحیح البخاری کتاب الجمعہ ۱۲۰، صحیح مسلم، المساجد ومواضع الصلاۃ ۸۳۸۔ لفظ مسلم کے ہیں)

خاموش رہنا اور چپ رہنا یہ قراءت کے مخالف نہیں ہے

الف:- چپ رہنا۔

اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا

مَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَمَا أُمِرَ

ثُمَّ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ حَتَّى يَأْتِيَ الْجُمُعَةَ

وَيُنْصِتُ حَتَّى يَقْضِيَ صَلَاتَهُ إِلَّا كَانَ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهُ مِنَ الْجُمُعَةِ

جو کوئی آدمی جمعہ کے دن پاک ہو کر نکلتا ہے جیسا کہ حکم دیا گیا ہے پھر اپنے گھر سے نکلتا ہے یہاں تک جمعہ کیلئے آتا ہے اور چپ رہتا ہے یہاں تک وہ اپنی نماز کو پوری کر لیتا ہے تو اس جمعہ سے پہلے والے جمعہ کے درمیان کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

(سنن نسائی: کتاب الجمعة، باب فضل الانصات وترك اللغو يوم الجمعة)

(ب) خاموشی

عن أبي هريرة قال قال رسول الله يسكت بين التكبير وبين القراءة إسكاته

قال أحسبه قال هنية

فقلت بأبي وأمي يا رسول الله

إسكاتك بين التكبير والقراءة ما تقول؟

قال أقول اللهم باعد بيني وبين خطاياي

كما باعدت بين المشرق والمغرب

اللهم نقني من الخطايا كما ينقى الثوب الأبيض من الدنس

اللهم اغسل خطاياي بالماء والثلج والبرد

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ تکبیر اور قراءت کے درمیان خاموش رہتے تھے، ابو ہریرہؓ نے کہا کہ میں یوں سمجھتا ہوں کہ ابو ہریرہؓ نے یوں کہا کہ تھوڑی دیر تک خاموش رہتے تھے، تو ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ میرے ماں اور باپ آپ پر قربان ہوں، آپ تکبیر اور قراءت کے درمیان خاموش رہتے ہیں تو اس میں کیا پڑھتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں پڑھتا ہوں ”یا اللہ مجھ سے میرے گناہ دور کر دے جتنی دوری مشرق اور مغرب کے درمیان ہے، یا اللہ مجھ کو گناہوں سے ایسا پاک کر دے جیسا سفید کپڑا میل کیل سے پاک کیا جاتا ہے یا اللہ میرے گناہ پانی برف اور اولوں سے دھو دے،

(صحیح البخاری، کتاب الاذان، ابواب صفۃ الصلاۃ، باب ما یقول بعد التکبیر)

۴۔ جہری آواز سے آمین کہنا

۱۔ آمین کی آواز بلند کرنا

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ إِذَا قَرَأَ ((وَلَا الضَّالِّينَ)) قَالَ آمِينَ
وَرَفَعَ بِهَا صَوْتَهُ

وائِل ابن حجرؓ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ جب ”ولا الضالین“ پڑھتے تو آمین کہتے اور اس کے ساتھ اپنی آواز کو بلند کرتے تھے
(سنن ابی داؤد کتاب الصلاۃ، باب التامین وراء الامام۔ حدیث نمبر ۹۷۷، ۹۳۲، صحیح ابوداؤد۔ ۸۲۴)

۲۔ امام بھی آمین جہری آواز میں کہے۔

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ
أَنَّهُ صَلَّى خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ فَجَهَرَ بِآمِينَ...
وائِل ابن حجرؓ سے روایت ہے کہ انہوں رسول اللہ ﷺ نے کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ ﷺ نے زور سے آمین کہا.....
(سنن ابی داؤد کتاب الصلاۃ، باب التامین وراء الامام۔ حدیث نمبر ۹۷۸، ۹۳۳، صحیح ابوداؤد۔ ۸۲۵)

۳۔ امام آمین زور سے کہے

قَالَ إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمَّنُوا
فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينَهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ
اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو، اسلئے کہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ مل گئی تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے،

(صحیح البخاری۔ حدیث نمبر ۸۰، مسلم۔ ۴۱۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ)

۴۔ امام اور مقتدی کا ایک ساتھ میں آمین کہنا

عبد عن بن جریج عن عطاء قال:

قُلْتُ لَهُ: أَكَانَ بَنُ الزُّبَيْرِ يُؤْمِنُ عَلَى إِنْشَاءِ الْقُرْآنِ؟ قَالَ نَعَمْ
وَيُؤْمِنُ مِنْ وَرَائِهِ حَتَّى أَنْ لِّلْمَسْجِدِ لِلَّجَّةِ

ابن جریج سے روایت ہے کہ عطاء نے کہا حضرت عبداللہ ابن زبیرؓ اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے والے مقتدی فرض جہری نمازوں میں اور نفل جہری نمازوں میں آمین بالجہر کہتے تھے حتیٰ کہ مسجد گونج اٹھتی۔

(مصنف ابن عبدالرزاق۔ حدیث نمبر ۲۶۴۰) [امام بخاری نے اس حدیث کو قطعاً ذکر کیا ہے۔ ۲۹۔ باب امام کا تہرا آواز میں آمین کہنا] [تمام المزیص۔ ۱۷۸۔ سلسلۃ الضعیفہ۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ اور شیخ البانی نے صحیح کہا ہے۔]

۵۔ زور سے آمین کہنے کے بارے میں اقوال

قال الترمذی :

وَبِهِ يَقُولُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ
مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ وَالَّتَابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ
يَرَوْنَ أَنَّ الرَّجُلَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالتَّأْمِينِ وَلَا يُخْفِيهَا
وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَقُ

امام ترمذی کہتے ہیں کہ وائل ابن حجر کی حدیث حسن ہے اور اسی کے قائل صحابہ تابعین اور بعد کے اہل میں سے کئی لوگوں کا مسلک یہی ہے کہ ائین کہتے ہوئے آواز کو بلند کیا جائے اور اس کو پست آواز میں نہ کہا جائے، یہی قول امام شافعی، امام احمد، اور اسحاق کا ہے (سنن الترمذی ابواب الصلاۃ عن رسول اللہ ﷺ - باب ہے ائین کہنے کے بارے میں)

شبہات

۱۔ پست آواز سے کہنے والوں کے اقوال

وائل ابن حجرؒ سے روایت ہے کہتے ہیں

سَمِعْتُ النَّبِيَّ قَرَأَ ((وَلَا الضَّالِّينَ))

فَقَالَ آمِينَ يَمُدُّ بِهَا صَوْتَهُ

میں نے سنارسول اللہ ﷺ جب ”ولا الضالین“ کہا پھر آمین کہا اور اپنی آواز کو کھینچا (لمبا کیا)۔ (ابوداؤد - ترمذی، ابن ماجہ، دارمی - صحیح)

اور شعبہ نے بیان کیا

(وَحَفِضَ بِهَا صَوْتَهُ)

”کہ اللہ کے رسول ﷺ نے اپنی آواز کو پست کیا“

(سنن الترمذی ابواب الصلاۃ عن رسول اللہ ﷺ - باب ہے ائین کہنے کے بارے میں)

امام بیہقی نے کہا

ورواه شعبه عن سلمة بن كهيل

فقال في متنه (خفص بها صوته)

وقد أجمع الحفاظ محمد بن إسماعيل البخاري وغيره

على أنه أخطأ في ذلك

اور جو شعبہ کی روایت سلمہ بن کھیل سے ہے، اس کی متن میں ”خفص بھا صوتہ“ ہے اور اس کی اس متن پر امام بخاریؒ و تمام حفاظ اور اس کے علاوہ لوگوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ ”خفص بھا صوتہ“ یہ راوی سے خطا ہے [معرفۃ السنن والآثار للبیہقی ۷۹۹]

۲۔ آواز کو پست کرنے کا معنی یہ ہے کہ آمین نہ کہا جائے

عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ :

كُنْتُ مَعَ عَمِّي عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ وَهُوَ يَخْطُبُ

فَقَالَ: لَا تَزَالُ أَمْرُ أُمَّتِي صَالِحًا حَتَّى يَمْضِيَ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً

وَحَفِضَ بِهَا صَوْتَهُ

فَقُلْتُ لِعَمِّي وَكَانَ أَمَامِي :

مَا قَالَ يَا عَمِّ؟ قَالَ: يَا بَنِي كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ

ابو جحیفہؓ سے روایت ہے کہ میں اپنے چچا کے ساتھ اللہ کے رسول ﷺ کے پاس تھا اور اللہ کے رسول ﷺ خطبہ دے رہے تھے میری امت برابر نیکی پر قائم رہے گی یہاں تک کہ بارہ خلیفہ نہ گزر جائیں، جب یہ الفاظ اللہ کے رسول ﷺ نے کہا تو اپنی آواز کو پست کیا، ابو جحیفہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے چچا سے کہا جو کہ میرے سامنے تھے، اللہ کے رسول ﷺ نے کیا کہا؟ تو ابو جحیفہ نے کہا کہ اے میرے بیٹے تمام کے تمام قریش میں سے ہوں گے۔

(مسند رک حاکم، بطبرانی) امام بیہقی کہتے ہیں کہ اس کو امام بطبرانی معجم الاوسط، و معجم الکبیر، اور بزار نے روایت کیا ہے اس روایت کے راوی طبرانی کے ہیں اور تمام کے تمام صحیح راوی ہیں [مجمع الزوائد - ۸۹۶۸]

۳۔ آمین دعا ہے

وَقَالَ عَطَاءٌ آمِينَ دُعَاءٌ

اور عطاء کہتے ہیں آمین دعا ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب الاذان: ابواب صفۃ الصلاۃ)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ

تم لوگ اپنے رب کو نہایت ہی عاجز و انکساری اور خاموشی کے ساتھ پکارو بیشک وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا ہے (سورۃ الاعراف، آیت نمبر ۵۵)

۵۔ سجدے کرتے وقت دونوں ہاتھوں کو دونوں گھٹنوں سے پہلے رکھنا

دونوں ہاتھوں کو دونوں گھٹنوں سے پہلے رکھنا

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيرُ

وَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ

جب کوئی شخص سجدہ کرے تو اس طرح نہ بیٹھے جس طرح اونٹ بیٹھتا ہے، چاہیے کہ دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں گھٹنوں سے پہلے رکھے۔

(ابوداؤد، نسائی، ابویہری، رضی اللہ عنہ، شیخ البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔ صحیح الجامع: ۵۹۵، الارواء: ج ۲ ص ۷۹)

شیخ البانی کہتے ہیں

اس کی تخریج امام طحاوی (۱۵۱/۱) میں مذکورہ سند کے ساتھ ابراہیم سے (جو کہ اصحاب عبد اللہ، علقمہ اور اسود میں سے ہیں) روایت کی ہے ان دونوں نے کہا: ہمیں عمر رضی اللہ عنہ کی نماز کا طریقہ یاد ہے کہ وہ رکوع کے بعد اپنے دونوں گھٹنوں کے بل گرتے جیسا کہ اونٹ گرتا ہے اور انہوں نے اپنے دونوں گھٹنوں کو اپنے دونوں ہاتھوں سے پہلے رکھا۔ (اس کی تصحیح ہے) (الضعیفہ: ۲۲۹، ج ۲ ص ۳۳۱)

ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنا ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں سے پہلے رکھتے تھے

نافع ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں

أَنَّهُ كَانَ يَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ

وَقَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ يَفْعَلُ ذَلِكَ

وہ اپنا ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں سے پہلے رکھتے اور کہتے اللہ کے رسول ﷺ اسی طرح کیا کرتے تھے۔

(ابن خزیمہ: ۶۲۷، اسے امام بخاری نے اپنی صحیح میں معلق روایت کیا ہے۔ کتاب صلاۃ: ۱۰۴۳، اس بات کا بیان کہ تکبیر کہتے ہوئے سجدہ میں جائے) (اس کی سند صحیح ہے، صحیح ابن خزیمہ: ۶۲۷)

دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے رکھنے پر کس کس کا فتویٰ ہے؟

ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

وَقَالَ مَالِكُ السَّنَّةُ أَنْ يَسْبِقَ بِيَدَيْهِ وَعَنْ أَحْمَدَ نَحْوَهُ

امام مالک نے کہا: سنت یہ ہے کہ اپنے دونوں ہاتھوں کو پہلے رکھے اور یہ قول امام احمد کا ہے۔

(التحقیق فی الاحادیث الخلاف: ابن جوزی: ج ۱/۳۸۸)

ابن المنذر کہتے ہیں

وَقَالَتْ طَائِفَةٌ: يَضَعُ يَدَيْهِ إِلَى الْأَرْضِ إِذَا سَجَدَ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ

كَذَلِكَ قَالَ مَالِكٌ

وَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ: أَدْرَكْتُ النَّاسَ يَضَعُونَ أَيْدِيَهُمْ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِمْ

ایک جماعت کا کہنا ہے کہ اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں گھٹنوں سے پہلے رکھے۔ یہی قول امام مالک کا ہے۔ امام اوزاعی رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے لوگوں کو پایا کہ وہ اپنا

ہاتھ اپنے گھٹنوں سے پہلے رکھتے ہیں۔

(اللاوسط فی السنن والایجماع والاختلاف: ج ۳: ۱۶۶)

شبہات

ان کے دلائل جو گھٹنوں کو ہاتھوں سے پہلے رکھنے کے قائل ہیں

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ

رَأَيْتُ النَّبِيَّ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ

وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ

حسن بن علی اور حسین بن عیسیٰ نے ہم سے بیان کیا وہ دونوں کہتے ہیں ہم سے یزید بن ہارون نے بیان کیا وہ کہتے ہیں ہمیں شریک نے خبر دیا وہ عاصم بن کلیب سے اور وہ

اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وائل بن حجر نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ جب وہ سجدہ کرتے اپنے دونوں گھٹنوں کو اپنے دونوں ہاتھوں سے پہلے رکھتے اور جب

اٹھتے اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں گھٹنوں سے پہلے اٹھاتے۔

(ابوداؤد: نسائی، ترمذی، دارمی، مجاہوی، ابن ماجہ، حاکم، بیہقی، دارقطنی) (کتاب الصلاۃ: ابواب تفریع استیذان الصلاۃ: اس بات کا بیان کہ اپنے دونوں گھٹنوں کو اپنے دونوں ہاتھوں سے پہلے کس طرح رکھے؟)

شریک بن عبد اللہ النخعی الکوفی القاضی

ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں

صدوق یخطیء کثیرا تغیر حفظه منذ ولی القضاء بالکوفة

وكان عادلا فاضلا عابدا شديدا على أهل البدع

صدوق ہیں، بہت زیادہ غلطی کیا کرتے تھے جب سے ان کو فہم میں قضاء کا ذمہ دار بنایا گیا ان کا حافظہ متغیر ہو گیا تھا، سب سے زیادہ انصاف پسند، فاضل، عبادت گزار تھے اور بدعتیوں کے خلاف بہت ہی سخت تھے۔ (التقریب: ۲۷۸۷)

ان کے دلائل جو ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے رکھنے کے نسخ کا دعویٰ کرتے ہیں

أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَلَمَةَ بْنِ كَهِيلٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدٍ قَالَ :

كُنَّا نَضَعُ الْيَدَيْنِ قَبْلَ الرُّكْبَتَيْنِ

فَأَمَرَنَا بِالرُّكْبَتَيْنِ قَبْلَ الْيَدَيْنِ

ہمیں ابراہیم بن اسماعیل بن یحییٰ بن سلمہ بن کہیل نے خبر دیا وہ کہتے ہیں مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ ان کے والد سے روایت کرتے ہیں وہ سلمہ سے وہ مصعب بن سعد سے وہ سعد رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ ہم دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں سے پہلے رکھتے تھے پھر ہمیں دونوں ہاتھ سے پہلے دونوں گھٹنوں کے رکھنے کا حکم دیا گیا۔ (ابن خزیمہ: بیہقی) (ابن خزیمہ: الصلاة: اس بات کی دلیل کہ دونوں ہاتھوں کو دونوں گھٹنوں سے پہلے رکھنے کا حکم منسوخ ہے)

اسماعیل بن یحییٰ بن سلمہ بن کہیل الحضرمی الکوفی

ابن حجر نے کہا

متروک

یہ متروک ہیں۔ (التقریب: ۴۹)

امام ذہبی نے کہا:

واہ

بے کار (واہ) ہیں۔ (الکاشف فی معرفۃ من لہ روایۃ فی الکتاب السنۃ: ۴۱۲)

یحییٰ بن سلمہ بن کہیل، ابو جعفر الکوفی

ابن حجر نے کہا

متروک وکان شیعیا

متروک ہیں اور یہ شیعہ تھے۔ (التقریب: ۷۵۶۱)

امام ذہبی نے کہا: ضعیف ہیں۔ (الکاشف: ۶۱۷۸)

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا عمل

عالمہ اور اسود کہتے ہیں

عن علقمة والأسود فقالا :

حَفِظْنَا عَنْ عُمَرَ فِي صَلَاتِهِ

أَنَّهُ خَرَّ بَعْدَ رُكُوعِهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ كَمَا يَخِرُّ الْبَعِيرُ

وَوَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ

ہمیں عمر رضی اللہ عنہ کی نماز کا طریقہ یاد ہے کہ وہ رکوع کے بعد اپنے دونوں گھٹنوں کے بل گرتے جیسا کہ اونٹ گرتا ہے اور انہوں نے اپنے دونوں گھٹنوں کو اپنے دونوں ہاتھوں سے پہلے رکھا۔

(شرح معانی الآثار للطحاوی۔ اس بات کا بیان کہ سجدے میں جاتے وقت پہلے دونوں ہاتھ رکھے گا یا دونوں گھٹے؟) (اس کی سند صحیح ہے) (اصل صفحہ صلاۃ النبی: ج ۳ ص ۷۱)

۶۔ جلسہ استراحت اور کھڑے ہوتے وقت زمین کا سہارا لینا

دوسری اور چوتھی رکعت کیلئے کھڑے ہونے سے پہلے زمین کا سہارا لینا

عن مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ اللَّيْثِيُّ

أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ يُصَلِّي

فَإِذَا كَانَ فِي وَتْرٍ مِنْ صَلَاتِهِ لَمْ يَنْهَضْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا

مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو جب آپ اپنی نماز کی طاق رکعتوں میں ہوتے تھے تو نہیں اٹھتے تھے یہاں تک کہ بالکل سیدھے بیٹھ جاتے۔

(بخاری: کتاب الاذان: اس بات کا بیان کہ جو اپنی نماز کی طاق رکعتوں میں اچھے سے بیٹھے پھر کھڑے ہو: ۸۲۳)

پہلی اور تیسری رکعات کے بعد جلسہ استراحت کیا جائے

عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ

أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لِأَصْحَابِهِ

أَلَا أُرِيكُمْ كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ ؟

وَإِنَّ ذَلِكَ لَفِي غَيْرِ حِينِ الصَّلَاةِ.

فَقَامَ فَأَمَكَّنَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَمَكَّنَ الرُّكُوعَ

ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَانْتَصَبَ قَائِمًا هُنِيهَةً

ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَتَمَكَّنَ فِي الْجُلُوسِ ثُمَّ انْتَظَرَ هُنِيهَةً ثُمَّ سَجَدَ

قَالَ أَبُو قِلَابَةَ :

فَصَلَّى كَصَلَاةِ شَيْخِنَا هَذَا - يَعْنِي عَمْرُو بْنُ سَلَمَةَ . -

قَالَ : فَرَأَيْتَ عَمْرُو بْنُ سَلَمَةَ يَصْنَعُ شَيْئًا لَا أَرَاكُمْ تَصْنَعُونَهُ

إِنَّهُ كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ

مِنْ السَّجْدَةِ الْأُولَى وَالثَّالِثَةِ الَّتِي لَا يَقْعُدُ فِيهَا اسْتَوَى قَاعِدًا ثُمَّ قَامَ

ابو قلابہ، مالک بن حویرث سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنے ساتھیوں سے کہا کرتے تھے۔ کیا میں تمہیں اللہ کے رسول ﷺ کی نماز کا طریقہ نہ بتاؤں؟ اور وہ ایسا نماز کے

علاوہ وقت میں کرتے، پھر وہ کھڑے ہوتے اور اچھی طرح کھڑے ہوتے پھر رکوع کرتے اور اطمینان سے رکوع کرتے پھر اپنے سر کو اٹھاتے اور تھوڑی دیر سیدھے

کھڑے ہو جاتے پھر سجدہ کرتے پھر اپنے سر کو اٹھاتے اور آرام سے بیٹھ جاتے پھر تھوڑی دیر انتظار کرتے پھر سجدہ کرتے۔ ابو قلابہ کہتے ہیں: پھر انہوں نے ہمارے اس شیخ یعنی عمرو بن سلمہ کی طرح نماز پڑھی۔ راوی کہتے ہیں میں نے عمرو بن سلمہ کو وہ عمل کرتے ہوئے دیکھا جسے میں تم لوگوں کو کرتے ہوئے نہیں دیکھتا ہوں وہ جب پہلی یا تیسری رکعت (کہ جس میں بیٹھا نہیں جاتا) کے سجدہ سے سر اٹھاتے تو بہتر طریقہ سے بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہوتے۔

(شرح معانی الآثار: کتاب الزیادات: پہلی رکعت کے دوسرے سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد مصلیٰ کیا کرے) (اس کی تخریج امام احمد نے بھی کی ہے) (اصل صفحہ صلاۃ النبی ﷺ ج ۳ ص ۸۱۶، صحیح)

جلسہ استراحت کو جائز کس کس نے کہا ہے؟

ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں

وَفِيهِ مَشْرُوعِيَّةُ جُلْسَةِ الْاِسْتِرَاحَةِ

وَأَخَذَ بِهَا الشَّافِعِيُّ وَطَائِفَةٌ مِنْ أَهْلِ الْحَدِيثِ

وَعَنْ أَحْمَدَ رِوَايَتَانِ

وَذَكَرَ الْخَلَّالُ أَنَّ أَحْمَدَ رَجَعَ إِلَى الْقَوْلِ بِهَا

حافظ ابن حجر کہتے ہیں اس حدیث میں جلسہ استراحت کے جائز ہونے کی دلیل ہے، اسی سے امام شافعی اور اہل الحدیث کی ایک جماعت نے دلیل لی ہے، اس بارے میں امام احمد سے دو قول ہیں، خلال نے ذکر کیا ہے کہ امام احمد نے اسی حدیث کی وجہ سے اپنے قول سے رجوع کر لیا تھا۔

(فتح الباری: ابن حجر: اس بات کا بیان کہ جو اپنی نماز کی طاق رکعتوں میں اچھے سے بیٹھے پھر کھڑا ہو)

امام ترمذی کہتے ہیں

وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ

وَبِهِ يَقُولُ إِسْحَاقُ وَبَعْضُ أَصْحَابِنَا

اس پر بعض اہل علم کا عمل ہے اور یہی قول امام اسحاق اور ہمارے بعض ساتھیوں کا ہے۔ (ترمذی: ابواب الصلاۃ عن رسول اللہ ﷺ: سجدے میں بیٹھنے کی کیفیت کا بیان)

کھڑے ہونے کے لئے زمین کا سہارا لینا

عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ جِئْنَا مَالِكُ بْنَ الْحُوَيْرِثِ

فَصَلَّى بِنَا فِي مَسْجِدِنَا هَذَا

فَقَالَ إِنِّي لَأُصَلِّي بِكُمْ وَمَا أُرِيدُ الصَّلَاةَ

وَلَكِنْ أُرِيدُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ يُصَلِّي

قَالَ أَيُّوبُ : فَقُلْتُ لِأَبِي قِلَابَةَ : وَكَيْفَ كَانَتْ صَلَاتُهُ ؟

قَالَ مِثْلَ صَلَاةِ شَيْخِنَا هَذَا - يَعْنِي عَمْرُو بْنُ سَلَمَةَ -

قَالَ أَيُّوبُ : وَكَانَ ذَلِكَ الشَّيْخُ يُثِمُّ التَّكْبِيرَ

وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ عَنِ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ جَلَسَ

وَاعْتَمَدَ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ قَامَ

ابو قلابہ کہتے ہیں ہمارے پاس مالک بن حویرث آئے اور ہمیں ہماری اس مسجد میں نماز پڑھائی۔ اور کہا میں تمہیں نماز پڑھاؤں گا اور میں نماز پڑھنے کا ارادہ نہیں کر رہا ہوں

لیکن میں چاہتا ہوں کہ تمہیں دکھاؤں کہ اللہ کے رسول ﷺ کس طرح نماز پڑھتے تھے؟ ایوب کہتے ہیں: میں نے ابو قلابہ سے کہا: ان کی نماز کیسی تھی؟ انہوں نے کہا:

ہمارے اس شیخ یعنی عمرو بن سلمہ کی طرح نماز کی طرح۔ ایوب کہتے ہیں: وہ شیخ تکبیر کو پوری کیا کرتے تھے۔ (یعنی اس کی تعداد پوری کرتے، اور اس کو مکمل کرتے اور اس

میں سے کچھ بھی کم نہیں کرتے۔ (فیض الباری: ۸۲۴)۔ اور جب اپنا سر دوسرے سجدہ سے اٹھاتے زمین کا سہارا لیتے پھر کھڑے ہوتے۔ (بخاری: کتاب الاذان: صفۃ الصلاۃ: جب رکعت سے کھڑے ہوتو زمین کا سہارا کس طرح لے ۸۲۴)

ابو قلابہ کہتے ہیں

مالک بن حویرث ہمارے پاس آتے اور کہتے کیا میں تم لوگوں سے اللہ کے رسول ﷺ کی نماز کا طریقہ نہ بیان کروں؟ اور وہ نماز کے علاوہ وقت میں نماز پڑھتے اور جب پہلی رکعت کے دوسرے سجدہ سے اپنا سر اٹھاتے اچھے طریقہ سے بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہوتے اور زمین کا سہارا لیتے۔ (الام، نسائی، بیہقی) (اصل صفۃ صلاۃ النبی ﷺ ج ۳ ص ۸۱۶، صحیح)

براہرزمین کا سہارا لیا جائے نہ کہ صرف بڑھاپے میں

ازرق بن قیس کہتے ہیں

رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ

إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكَعَتَيْنِ اعْتَمَدَ عَلَى الْأَرْضِ بِيَدَيْهِ .

فَقُلْتُ لَوْلَا ذَلِكَ وَلَجُلَسَانَهُ : لَعَلَّهُ يَفْعَلُ هَذَا مِنَ الْكِبَرِ ؟

قَالُوا : لَا وَلَكِنْ هَذَا يَكُونُ .

میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا جب دو رکعت سے کھڑے ہوتے اپنے دونوں ہاتھوں سے زمین کا سہارا لیتے۔ تو میں نے ان کے لڑکے اور ان کے ساتھیوں سے کہا: شاید کہ وہ ایسا بڑھاپے کی وجہ سے کرتے ہیں؟ ان لوگوں نے کہا: نہیں، بلکہ ایسا ہی کرنا ہے۔

(المتجمعی: کتاب الصلاۃ: ج ۱: باب صفۃ الصلاۃ: اس بات کا بیان کہ جب کھڑے ہوتو اپنے دونوں ہاتھوں کو زمین پر نیچے: ۲۸۵۴، یہ سند بہترین ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں) (تمام المیز: ص ۲۰۰)

زمین کا سہارا لیا جائے کیونکہ یہ سنت ہے

عن الأزرقي بن قيس:

رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَعْنِي فِي الصَّلَاةِ

يَعْتَمِدُ عَلَى يَدَيْهِ إِذَا قَامَ

فَقُلْتُ : مَا هَذَا يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ؟

قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ

يُعْنِي فِي الصَّلَاةِ يَعْنِي : يَعْتَمِدُ .

ازرق بن قیس کہتے ہیں میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ جب وہ کھڑے ہوتے تو نماز میں آٹا گوند ہنے کی طرح اپنے دونوں ہاتھوں سے سہارا لیتے۔ تو میں نے کہا: اے ابو عبد الرحمن! یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو نماز میں آٹا گوند ہنے (یعنی اپنے دونوں ہاتھوں سے سہارا لیتے) ہوئے دیکھا۔

(مسند الطیالسی: ۴۱۰، ابواسحاق الحرانی: نے غریب الحدیث میں اسے روایت کیا ہے: ۶۱۴) (شیخ البانی نے کہا اس کی سند حسن ہے) (تمام المیز: ج ۱، ۱۹۶، الصحیح: ۲۶۷۴)

کھڑے ہوتے وقت سہارا لینے کا فتویٰ کن کن لوگوں کا ہے

ابن منذر کہتے ہیں

وَقَالَتْ طَائِفَةٌ: يَقْعُدُ

فَإِذَا اسْتَوَى قَاعِدًا قَامَ فَأَعْتَمَدَ عَلَى الْأَرْضِ

هَذَا قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاحْتَجَّ بِحَدِيثِ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ

ایک جماعت کا کہنا ہے کہ: (سجدے سے اٹھنے کے بعد) بیٹھے گا اور جب اچھی طرح سے بیٹھ لے تو زمین کا سہارا لے کر کھڑا ہو۔ یہ قول امام شافعی کا ہے انہوں نے مالک بن الحویرث کی حدیث سے دلیل پکڑی ہے۔

امام بیہقی کہتے ہیں

وَكَذَلِكَ كَانَ يَفْعَلُ الْحَسَنُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ التَّابِعِينَ.

(بیہقی: الصلاۃ: کھڑے ہوتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں سے سہارا لینے کا بیان)

اسی طرح حسن بصری اور کئی تابعین کیا کرتے تھے۔

شبہات

ان کی دلیلیں جو یہ کہتے ہیں کہ اپنے ہاتھوں کا سہارا نہیں لے گا

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ التُّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا مَجْبُوبُ بْنُ الْحَسَنِ الْقُرَشِيُّ عَنِ الْخَصِيبِ بْنِ جَحْدَرٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ نَعِيمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ ... :

ثُمَّ يَقُومُ كَأَنَّهُ السَّهْمُ لَا يَتَعَمَدُ عَلَى يَدَيْهِ ...)

ہم سے بیان کیا عبد اللہ بن احمد بن حنبل نے وہ کہتے ہیں ہم سے بیان کیا صالح بن عبد اللہ الترمذی نے وہ کہتے ہیں ہم سے بیان کیا مجبوب بن الحسن القرشی نے وہ خصیب بن جحدر سے روایت کرتے ہیں وہ نعمان بن نعیم سے وہ عبد الرحمن بن غنم سے روایت کرتے ہیں کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا... پھر وہ کھڑے ہوتے گویا کہ وہ تیر ہے اور اپنے ہاتھوں سے زمین کا سہارا نہیں لیتے...

(طبرانی: ۱۶۹۶۸)

الخصیب بن جحدر

امام ذہبی کہتے ہیں

كُذِبَهُ شُعْبَةُ وَالْقَطَانُ وَابْنُ مَعِينٍ.

وَقَالَ أَحْمَدُ: لَا يَكْتَبُ حَدِيثَهُ.

وَقَالَ الْبُخَارِيُّ: كُذَابٌ، اسْتَعْدَى عَلَيْهِ شُعْبَةُ.

اسے شعبہ، قطان اور ابن معین نے جھوٹا کہا ہے۔ اور امام احمد نے کہا: اس کی حدیث نہیں لکھی جاسکتی ہے۔ امام بخاری نے کہا: یہ کذاب ہے، شعبہ نے اس کے اوپر گھوڑے دوڑا دیئے تھے۔

(میزان الاعتدال: ۲۵۰۹)

۷۔ انگلی ہلانا

وائل کی حدیث ”فَرَأَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا يَدْعُو بِهَا“

وائل بن حجر کہتے ہیں

قُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ يُصَلِّي
فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ - فَوَصَفَ قَالَ : ثُمَّ قَعَدَ وَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى
وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ وَرُكْبَتِهِ الْيُسْرَى
وَجَعَلَ حَدَّ مِرْفَقِهِ الْأَيْمَنِ عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى
ثُمَّ قَبَضَ اثْنَتَيْنِ مِنْ أَصَابِعِهِ وَحَلَقَ حَلَقَةً
ثُمَّ رَفَعَ أَصْبُعَهُ فَرَأَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا يَدْعُو بِهَا

وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کو ضرور بصر و دیکھوں گا کہ آپ کس طرح نماز پڑھتے ہیں (پھر آپ نے نبی ﷺ کی نماز کی کیفیت بیان کی اور کہا: پھر بیٹھے اور اپنے بائیں پیر کو بچھایا اور اپنی ہتھیلی کو اپنی ران پر اور بائیں گھٹنے پر رکھا اور اپنی دہنی کہنی کو دہنی ران پر رکھا پھر اپنی انگلیوں میں سے دو کو پکڑا اور ایک حلقہ بنایا اور اپنی انگلی کو اٹھایا میں نے دیکھا کہ آپ دعا پڑھتے جا رہے تھے اور اسے حرکت دے رہے تھے۔
(نسائی: کتاب السجود: داہنے ہاتھ کی انگلیوں سے دو انگلیوں کو پکڑنے اور بیچ والی انگلی اور انگوٹھے سے گرہ باندھنے کا بیان: ۱۲۵۱) شیخ البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔

ابن زبیر کی حدیث ”اذا قعد يدعو“

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

عن عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ إِذَا قَعَدَ يَدْعُو

وَضَعُ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى

وَيَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى وَأَشَارَ بِأَصْبَعِهِ السَّبَابَةِ

وَوَضَعَ إِبْهَامَهُ عَلَى إِصْبَعِهِ الْوُسْطَى وَيُلْقِمُ كَفَّهُ الْيُسْرَى رُكْبَتَهُ

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیٹھے تو دعا کرتے، اپنے داہنے ہاتھ کو داہنی ران پر رکھتے، اپنے بائیں ہاتھ کو بائیں ران پر پھر اپنی شہادت والی انگلی سے اشارہ کرتے، اپنے انگوٹھے کو اپنی بیچ والی انگلی پر رکھتے اور اپنے بائیں ہتھیلی سے اپنے گھٹنے کو پکڑتے تھے۔
(مسلم: کتاب المساجد ومواضع الصلوة: ۵: نماز میں بیٹھنے کا طریقہ اور دونوں ہاتھ کو دونوں رانوں پر رکھنے کی کیفیت: ۹۱۰)

ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث ”الاستغفار بالاشارة“

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں

الْمَسْأَلَةُ أَنْ تَرْفَعَ يَدَيْكَ حَذْوَ مَنْكَبَيْكَ أَوْ نَحْوَهُمَا

وَالِاسْتِغْفَارُ أَنْ تُشِيرَ بِأَصْبُعٍ وَاحِدَةٍ

وَالِابْتِهَالُ أَنْ تُمَدَّ يَدَيْكَ جَمِيعًا

اللہ تعالیٰ سے مانگنے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے ہاتھ کو اٹھائیں کندھے کے برابر یا اس کے مثلاً اور استغفار یہ ہے کہ ایک انگلی سے اشارہ کرو۔ ابتهال یہ ہے کہ دونوں ہاتھ

پھیلائیں (یعنی استسقاء میں)۔

(ابوداؤد: ابن عباس رضی اللہ عنہ) (صحیح ابوداؤد: ۱۳۲۱) (صحیح الجامع: ۶۶۹۴)

جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ

فَسَلَّمَ أَحَدُنَا أَشَارَ بِيَدِهِ مِنْ عَنْ يَمِينِهِ وَمِنْ عَنْ يَسَارِهِ

فَلَمَّا صَلَّى قَالَ :

مَا بَالُ أَحَدِكُمْ يُؤْمِي بِيَدِهِ كَأَنَّهُا أَذْنَابُ خَيْلٍ شَمْسٍ

إِنَّمَا يَكْفِي أَحَدَكُمْ - أَوْ لَا يَكْفِي أَحَدَكُمْ - أَنْ يَقُولَ هَكَذَا

وَأَشَارَ بِأَصْبُعِهِ

يُسَلِّمُ عَلَى أَخِيهِ مِنْ عَنْ يَمِينِهِ وَمِنْ عَنْ شِمَالِهِ

ہم جب اللہ کے رسول ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تو ہم میں سے ہر ایک اپنے دائیں اور بائیں اشارہ کرتے تو جب آپ نے نماز پڑھ لیا، کہا: تم میں سے ہر ایک کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتا ہے گویا کہ وہ شریگھوڑوں کی دم ہو۔ تمہیں کافی ہے یا کیا تمہیں یہ کافی نہیں کہ وہ ایسا کرے اور اپنی ایک انگلی سے اشارہ کیا، اور سلام بھیجے اپنے بھائی پر دائیں اور بائیں سے۔

(ابوداؤد: کتاب الصلاۃ: باب تفریع ابواب الركوع والسجود: سلام کا بیان)

امام طحاوی کا کہنا ”انگلی نماز کے آخر میں ہلائی جائے“

امام طحاوی کہتے ہیں

وَفِي قَوْلٍ وَائِلٍ :

((ثُمَّ عَقَدَ أَصَابِعَهُ يَدْعُو)) دَلِيلٌ عَلَى أَنَّهُ كَانَ فِي آخِرِ الصَّلَاةِ

وائل رضی اللہ عنہ کے قول ”ثم عقد أصابعه يدعو“ کے بارے میں کہ اس میں دلیل ہے کہ آپ نماز کے آخری حصہ میں ہوتے۔

(شرح معانی الآثار: الصلاۃ: نماز میں بیٹھنے کے طریقہ کا بیان کہ کس طرح بیٹھا جائے؟)

شبہات

ان کی دلیل جو انگلی نہ ہلانے کا حکم دیتے ہیں

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَصْبُحِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ ذَكَرَ

أَنَّ النَّبِيَّ كَانَ يُشِيرُ بِأَصْبُعِهِ إِذَا دَعَا وَلَا يَحْرُكُهَا

ہم سے ابراہیم بن حسن المصباحی نے بیان کیا وہ کہتے ہیں ہم سے حجاج نے بیان کیا وہ ابن جریج سے وہ زیاد سے وہ محمد بن عجلان سے اور وہ عامر بن عبد اللہ سے روایت

کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا کہ نبی ﷺ جب دعا کرتے تو اپنی انگلی سے اشارہ کرتے اور اسے نہ ہلاتے۔

(ابوداؤد، نسائی) (ابوداؤد: الصلاۃ: باب تفریع ابواب الركوع والسجود: باب الإشارة فی التشهد)

شیخ الالبانی کہتے ہیں

أن ابن عجلان قد خالفه في هذه الزيادة

ثلاثة من الثقات وهم :

1. عثمان بن حكيم 2. ومخرمة بن بكير 3. وعمرو بن دينار

فقالوا : عن عامر بن عبد الله به ؛ دون الزيادة.

...ولذلك ؛ قال ابن القيم : " في صحة هذه الزيادة نظر

کہ ابن عجلان نے اس زیادتی میں تین ثقہ راویوں کی مخالفت کی ہے اور وہ یہ ہیں :

۱- عثمان بن حکیم

۲- مخرمہ بن بکیر

۳- عمرو بن دینار

ان لوگوں نے عامر بن عبد اللہ سے بغیر اضافہ کے روایت کیا ہے... اسی لئے ابن قیم نے کہا: کہ اس زیادتی کے صحیح ہونے میں شبہ ہے۔ (الضعیفہ: ۵۵۷۲)

نماز کے آخر میں ”سبابة“ انگلی ہلانے کے کون کون لوگ قائل ہیں؟

شیخ الالبانی کہتے ہیں

ففي ذلك دليل أيضاً على أن السنة أن يستمر في الإشارة

وفي تحريكها إلى السلام

لأن الدعاء قبله وهو مذهب مالک وغيره

وسئل الإمام أحمد :

هل يشير الرجل بإصبعه في الصلاة ؟

قال " : نعم ؛ شديداً . "

ذکرہ ابن ہانی فی " مسائلہ عن الإمام أحمد " (ص 80)

اس حدیث میں اس بات پر دلیل ہے کہ سنت یہ ہے کہ اشارہ برابر کرتا رہے اور اسے سلام پھیرنے تک ہلاتا رہے اس لئے کہ دعا اس سے پہلے ہے اور وہ امام مالک وغیرہ کا

مذہب ہے اور امام احمد سے پوچھا گیا: کیا آدمی اپنی انگلی سے نماز میں اشارہ کرے گا؟ انہوں نے کہا: ہاں، سختی کے ساتھ۔ اسے ابن ہانی نے ”امام احمد کے ان سے ذکر کئے

گئے مسائل“ میں ذکر کیا ہے۔

(ص: ۸۰) (اصل صفحہ صلاۃ النبی ﷺ ج ۳ ص ۸۵۳-۸۵۴)

(تذکرۃ الرشید ج ۱ ص ۱۱۳)

اور یہی قول رشید احمد گنگوہی کا ہے۔

۸- تورک

محمد بن عمرو بن عطاء کہتے ہیں

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ
أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ
فَذَكَرْنَا صَلَاةَ النَّبِيِّ
فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ
أَنَا كُنْتُ أَحْفَظُكُمْ لِمَصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ
رَأَيْتُهُ إِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكَبَيْهِ
وَإِذَا رَكَعَ أَمَكَّنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ
ثُمَّ هَضَرَ ظَهْرَهُ
فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ اسْتَوَى حَتَّى يَعُودَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ
فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضِهِمَا
وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ
فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلَى رِجْلِهِ الْيُسْرَى
وَنَصَبَ الْيُمْنَى
وَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى
وَنَصَبَ الْآخِرَى وَقَعَدَ عَلَى مَقْعَدَتِهِ

محمد بن عمرو بن عطاء بیان کرتے ہیں کہ وہ اللہ کے رسول ﷺ کے اصحاب کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے تو ہم نے نبی ﷺ کی نماز کا ذکر کیا تو ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ نے گاہ میں تم میں اللہ کے رسول ﷺ کی نماز کو سب سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوں میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو دیکھا کہ جب وہ تکبیر کہتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے کندھوں کے برابر کر لیتے اور جب رکوع کرتے اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں گھٹنوں پر ٹیک دیتے پھر اپنی پیٹھ کو جھکا دیتے اور جب اپنا سر اٹھاتے سیدھے ہو جاتے یہاں تک کہ ہر جوڑا اپنی جگہ پر آ جاتا اور جب آپ نے سجدہ کیا تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اس طرح رکھا کہ نہ زیادہ بچھائے ہوئے تھے اور نہ زیادہ سمیٹے ہوئے اور اپنے دونوں پیروں کی انگلیوں کو قبلہ کی طرف کیا۔ جب دو رکعتوں کے درمیان بیٹھتے تو اپنے بائیں پیر پر بیٹھتے اور دائیں پیر کو کھڑا رکھتے اور جب آخری رکعت میں بیٹھتے تو اپنے بائیں قدم کو آگے کرتے اور دوسرے کو کھڑا رکھتے اور اپنی سرین کے بل بیٹھتے۔

(بخاری: ۸۲۸)

جن لوگوں نے تورک کو درست کہا

عظیم آبادی کہتے ہیں

وَالْيَهُ ذَهَبَ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَإِسْحَاقُ .
وَكَانَ مَالِكٌ يَذْهَبُ إِلَى الْقُعودِ فِي التَّشَهُدِ الْأَوَّلِ وَالْآخِرِ سَوَاءً

بَحِثْ أَنْ يَكُونَ وَرِكَه

وَلَا يَقْعُدْ عَلَى بَطْنِ قَدَمِهِ فِي الْقَعْدَةِ الْأُولَى

وَكَذَلِكَ يَقْعُدُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

اور اسی طرف امام شافعی، احمد بن حنبل اور اسحاق رحمہم اللہ گئے ہیں اور امام مالک پہلے اور آخری تشہد میں ایک ہی طرح سے بیٹھتے اس اعتبار سے کہ وہ سرین پر بیٹھتے اور پہلے قعدہ میں اپنے قدم کے نیچ حصہ پر نہیں بیٹھتے تھے اور اسی طرح دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھتے۔

(عون المعبود: الصلاة: افتتاح الصلاة: ۶۲۷)

۹- قدم کو قدم سے ملانا

انس رضی اللہ عنہ کی حدیث ”القدم بالقدم“

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

عَنْ النَّبِيِّ قَالَ أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي

وَكَانَ أَحَدُنَا يُلْزِقُ مَنْكِبَهُ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهِ وَقَدَمَهُ بِقَدَمِهِ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا ”اپنی صفیں سیدھی کرلو، یقیناً میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں اور ہم میں سے ہر ایک اپنے کندھے کو اپنے ساتھی کے کندھے اور اپنے قدم کو اس کے قدم سے ملا لیتا۔“

(بخاری: الاذان: ۷۲۵)

۱۔ [صحابی کا کہنا ”احدنا“ کا معنی یہ نہیں کہ ان میں سے ایک جیسا کہ بعض مقلدین اور متعصبین نے خیال کیا ہے بلکہ معنی یہ ہے کہ ان میں سے ہر ایک۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بیشک جن لوگوں نے کفر کیا اور کفر ہی کی حالت میں مر گئے تو ان میں کسی سے اگر کوئی زمین بھر سونا دے، گرچہ فدیہ میں ہی ہو تو بھی ہرگز قبول نہ کیا جائے گا، یہی لوگ ہیں جن کے لئے تکلیف دینے والا عذاب ہے اور جن کا کوئی مددگار نہیں۔

(آل عمران: ۹۱)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ کے صحابہ میں سے کچھ لوگ آئے تو ان لوگوں نے سوال کیا کہ ہم اپنے اندر ایسی چیز پاتے ہیں جس کے بارے میں ہم میں سے ہر ایک بات کرنے سے ڈرتا ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے کہا: کیا تم سب نے ایسا پایا ہے ان لوگوں نے کہا: ہاں، اللہ کے رسول ﷺ نے کہا: وہی اصل ایمان ہے۔ (مسلم: الايمان: ۱۸۸)

۲۔ [ابوداؤد کی روایت میں ہے: میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ اپنے کندھے کو اپنے ساتھی کے کندھے سے اور گھٹنے کو اپنے ساتھی کے گھٹنے سے اور ٹخنے کو اس کے ٹخنے سے ملا دیتا تھا۔ (صحیح الترغیب: ۵۱۲، الصحیح زیر حدیث: ۳۲، تمام المذہب: ۲۸۶)]

اور ایک روایت میں ہے کہ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا

وَلَوْ ذَهَبَتْ تَفْعَلُ ذَلِكَ لَتَرَى أَحَدَهُمْ كَأَنَّهُ بَغْلٌ شَمُوسٌ.

اگر تم ایسا کرنے لگو تو تمہیں ایسا لگے گا گویا کہ وہ سوار نہ دینے والا گدھا ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۳۸۶) (الصحیح: ۳۱، صحیح)

شیطان کا صف کے درمیان میں داخل ہونا

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ

إِنِّي لَأَرَى الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَأَنَّهُا الْحَذَفُ

قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں شیطان کو صف کے درمیان میں داخل ہوتے ہوئے دیکھتا ہوں گویا کہ وہ بکری کا بچہ ہے۔
(احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن حبان: انس رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۳۵۰۵، صحیح)

جگہ خالی نہ چھوڑو

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

وَلَا تَذَرُوا فُرُجَاتِ الشَّيْطَانِ

اور تم شیطان کے لئے خالی جگہ نہ چھوڑو۔
(احمد، ابوداؤد، طبرانی: ابن عمر رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۱۱۸۷، الصحیح: ۷۴۳)

۱۰۔ نماز کے بعد اجتماعی دعا

حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُجَاهِدٍ الْبَصْرِيُّ

حَدَّثَنَا الْمُنْذِرُ بْنُ الْوَلِيدِ الْجَارُودِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي

حَدَّثَنَا شَدَّادُ أَبُو طَلْحَةَ الرَّاسِبِيُّ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ

عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ:

مَا رَفَعَ قَوْمٌ أَكْفَهُمُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَسْأَلُونَهُ شَيْئًا

إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَضَعَ فِي أَيْدِيهِمُ الَّذِي سَأَلُوهُ

ہم سے یعقوب بن مجاہد البصری نے بیان کیا وہ کہتے ہیں ہم سے منذر بن ولید الجارودی نے بیان کیا وہ کہتے ہیں مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہم سے شداد بن ابوطحہ الراسبی نے بیان کیا وہ جریری سے وہ ابو عثمان سے وہ سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ”جو بھی قوم اللہ کی طرف اپنی ہتھیلیوں کو اٹھاتی ہے اور وہ کوئی بھی چیز اللہ سے مانگتے ہیں تو اللہ پر حق ہے کہ جو بھی چیز ان لوگوں نے اس سے مانگا ہے وہ ان کے ہاتھ میں رکھ دے۔“

(طبرانی: الضعیف: ۵۹۲۸)

یعقوب بن مجاہد البصری

شیخ الالبانی کہتے ہیں

ويعقوب بن مجاهد هذا

لم أجد له ترجمة فيما وقفت عليه من المصادر

وهو من غير المشهورين من شيوخ الطبراني

یعقوب بن مجاہد مجھے جتنے بھی مصادر معلوم ہیں ان میں کہیں بھی مجھے اس کے حالات زندگی نہیں ملے اور یہ طبرانی کے ان اساتذہ میں سے ہیں جو مشہور نہیں۔

(الضعیف ج ۱ ص ۸۸۷)

شداد بن سعید ابوطحہ راسبی بصری

ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں

صدوق يخطيء

صدق ہیں غلطی کرتے ہیں۔ (التقریب ۲۷۵۵)

الجریری

شیخ الالبانی کہتے ہیں

الْجُرَيْرِيُّ - واسمه سعيد بن إياس ،

وهو من رجال الشيخين

الجريري ان کا نام سعید بن ایاس ہے اور وہ شیخین کے اساتذہ میں سے ہیں۔

حافظ ابن حجر کہتے ہیں

((ثقة ، اختلط قبل موته بثلاث سنين)) .

قلت : فلعلة حدث به في اختلاطه

فخالف في لفظ الحديث

فقد رواه ثلاثة من الثقات عن أبي عثمان بلفظ:

((إن ربكم حيي كريم

يستحي من عبده إذا رفع يديه إليه أن يردهما صفراً))

ثقة ہیں، ان کی وفات سے پہلے انہیں اختلاط ہو گیا تھا۔

میں کہتا ہوں شاید انہوں نے اس حدیث کو اپنے اختلاط کے وقت بیان کیا ہے اس وجہ سے حدیث کے لفظ میں مخالفت کی ہے جب

کہ تین ثقہ راویوں نے ابو عثمان سے اس لفظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

إِنَّ رَبَّكُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى حَيٌّ كَرِيمٌ

يَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِهِ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا

بیشک اللہ حیوا والا کریم ہے ، جب کوئی بندہ اس کی جانب اپنے دونوں ہاتھوں کو پھیلاتا ہے تو وہ شرماتا ہے کہ ان دونوں کو خالی اور رسوا کر کے لوٹائے۔

(الضعیف: ۵۹۴۸)